تعریفاتِ نحویہ

- متعدد کتابوں سے لی گئی تعریفات
- ان کا با محاورہ اردو ترجمہ
- اکثر تعریفات کی مختصر وضاحت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

المدينة العلمية

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت

حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِهٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِهٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''المدینۃ العلمیۃ'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلَماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ

(۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب

(۴) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب

(۶) شعبۂ تخریج

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشاہ اِمام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔ اللّٰہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بشُمُول ''المدینۃ العلمیۃ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط الحمد لمن ھو اعرف المعارف والصلوۃ والسلام علی من ھو معلم العوارف المعارف وعلی الہ وصحبہ اصحاب معارف العوارف امابعد

کسی بھی علم وفن کے حصول کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اوّلاً اس علم یا فن کی بنیادی اصطلاحات اوران کی تعریفات کو جانا جائے پھر تفصیلی مسائل سمجھے جائیں اوراس کے بعد ہی دلائل وعلل اور قیل وقال کے میدان میں پیش قدمی کی جائے۔ مگر عموماً ایسا ہوتا ہے کہ طلبہ آغاز ہی میں کسی علم یا فن کی اصطلاحات کو علی وجہ البصیرت سمجھے بغیر مسائل اور دلائل اور علل و ابحاث میں پڑ جاتے ہیں۔ پھر اگر ان سے اس فن کے بارے میں کوئی بنیادی بات دریافت کی جائے تو بغلیں جھانکتے دکھائی دیتے ہیں۔

بنیادی طور پر ضرورت اس بات کی ہے کہ اولاً اصطلاحات کی تعریفات کا استحضار کیا جائے پھر بقیہ منزلیں طے کی جائیں غالباً اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے دعوت اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ درسی کتب کے ذمہ دار اور جامعۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی) کے مدرس نے "تعریفات نحویہ" کے نام سے یہ رسالہ مرتب فرمایا ہے جس میں علم نحو کی مشہور اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ وتوضیحات جمع فرمادی ہیں۔ اگر طلبہ ان تعریفات کا استحضار کرلیں تو علمِ نحو کے مسائل وابحاث سمجھنے میں بہت سہولت رہے گی، ان شاءاللہ عزوجل

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اسے مؤلف کیلئے باعثِ نجات اور طلبہ کیلئے نافع فی المہمات بنائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم دائماً ابداً۔

شعبہ درسی کتب، مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱) **النحو**: اَلنَّحْوُ عِلْمٌ بِأُصُوْلٍ یُعْرَفُ بِھَا أَحْوَالُ أَوَاخِرِ الْکَلِمِ الثَّلٰثِ مِنْ حَیْثُ الْإِعْرَابِ وَالْبِنَاءِ وَکَیْفِیَّۃُ تَرْکِیْبِ بَعْضِھَا مَعَ بَعْضٍ .

ترجمہ: نحو چند ایسے اصولوں کے علم کا نام ہے جن کے ذریعے تینوں کلمات (یعنی اسم، فعل، حرف) کے آخر کے احوال معرب اور مبنی ہونے کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں اور ان کلمات کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔

(۲) **الغرض منہ**: صِیَانَۃُ الذِّھْنِ عَنِ الْخَطَاءِ اللَّفْظِیِّ فِیْ کَلَامِ الْعَرَبِ.

ترجمہ: نحو کی غرض عربی کلام کرتے وقت ذہن کو خطائے لفظی سے بچانا ہے۔

(۳) **موضوعہ**: اَلْکَلِمَۃُ وَالْکَلَامُ.

ترجمہ: نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہیں۔

وضاحت: کسی بھی علم کا موضوع وہ شی ہوتی ہے جس کے احوال سے متعلق اس علم میں بحث کی جائے، چونکہ نحو میں کلمہ اور کلام دونوں کے احوال کے بارے میں بحث کی جاتی ہے لہذا یہ دونوں علمِ نحو کا موضوع ہیں۔

(۴) **اللفظ**: مَایَتَلَفَّظُ بِہِ الْإِنْسَانُ نَحْوُ زَیْدٍ

ترجمہ: جس کا انسان تلفظ کرے اسے لفظ کہتے ہیں۔ جیسے زَیْدٌ

(۵) **الکلمۃ**: اَلْکَلِمَۃُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًی مُفْرَدٍ نَحْوُ خَالِدٍ

ترجمہ: کلمہ وہ لفظ ہے جسے مفرد معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے خَالِدٌ

(۶) **الاسم**: اَلْإِسْمُ کَلِمَۃٌ تَدُلُّ عَلٰی مَعْنًی فِیْ نَفْسِھَا غَیْرِ مُقْتَرِنٍ بِأَحَدِ الْأَزْمِنَۃِ الثَّلَاثَۃِ نحو کِتَابٍ

ترجمہ: اسم سے مراد وہ کلمہ ہے جو تینوں زمانوں (یعنی ماضی، حال، استقبال) میں سے کسی ایک زمانے سے ملے بغیر اپنے معنی پر دلالت کرے۔ جیسے کِتَابٌ

(۷) **الفعل**: اَلْفِعْلُ کَلِمَۃٌ تَدُلُّ عَلٰی مَعْنًی فِیْ نَفْسِھَا دَلَالَۃً مُقْتَرِنَۃً بِزَمَانٍ ذٰلِکَ الْمَعْنٰی نحو ضَرَبَ

ترجمہ: فعل سے مراد وہ کلمہ ہے جو تینوں زمانوں (یعنی ماضی، حال، استقبال) میں سے کسی ایک زمانے کے ساتھ مل کر اپنے معنی پر دلالت کرے۔ جیسے ضَرَبَ

(۸) **اَلْحَرْف**: اَلْحَرْفُ کَلِمَۃٌ لَاتَدُلُّ عَلٰی مَعْنًی فِیْ نَفْسِھَا بَلْ تَدُلُّ عَلٰی مَعْنًی فِیْ غَیْرِھَا. نَحْوُ "مِنْ" وَ "إِلٰی" فِیْ "سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَۃِ إِلَی الْکُوْفَۃِ"

ترجمہ: حرف سے مراد وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر دلالت نہ کرے بلکہ کسی دوسرے کلمہ (فعل یا اسم) کے معنی پر دلالت کرے۔ جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ میں "مِنْ" اور "إِلٰى"

وضاحت: اس مثال میں "مِنْ" "ابتدائے سیر اور" إِلٰى "انتہائے سیر پر دلالت کر رہا ہے۔

(۹) الکلام: لَفْظٌ تَضَمَّنَ كَلِمَتَيْنِ بِالْإِسْنَادِ وَيُسَمّٰى جُمْلَةً نَحْوُ ضَرَبَ زَيْدٌ

ترجمہ: کلام وہ لفظ ہے جو اسناد کے ذریعے ملائے جانے والے دو کلمات پر مشتمل ہو اِسے جملہ بھی کہا جاتا ہے ۔جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ

وضاحت: اس مثال میں ضَرَبَ اور زَيْدٌ دو کلمے ہیں جنہیں اسناد کے ذریعے ملایا گیا ہے جس کی وضاحت آگے آرہی ہے۔

(۱۰) الاسناد: نِسْبَةُ إِحْدَى الْكَلِمَتَيْنِ إِلَى الْأُخْرٰى بِحَيْثُ تُفِيْدُ الْمُخَاطَبَ فَائِدَةً تَامَّةً يَصِحُّ السُّكُوْتُ عَلَيْهَا نَحْوُ قَامَ زَيْدٌ

ترجمہ: إسناد سے مراد یہ ہے کہ ایک کلمہ کی نسبت دوسرے کی طرف اس طرح کی جائے کہ سننے والے کو ایسا کامل فائدہ حاصل ہو کہ اس (فائدے کے حاصل ہونے) پر خاموش ہونا درست ہو۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ

وضاحت: اس مثال میں کھڑے ہونے کی نسبت زید کی طرف اس طرح کی گئی ہے کہ یہ جملہ کہنے کے بعد متکلم کے خاموش ہو جانے پر سننے والے کو خبر کا فائدہ حاصل ہو گیا۔

(۱۱) الاسم المعرب: هُوَ كُلُّ اِسْمٍ رُكِّبَ مَعَ غَيْرِهٖ وَلَا يُشْبِهُ مَبْنِيَّ الْأَصْلِ نَحْوُ "زَيْدٌ" فِيْ "قَامَ زَيْدٌ"

ترجمہ: اسم معرب سے مراد ہر وہ اسم ہے جو اپنے عامل سے مرکّب ہو اور مبنی الاصل (یعنی ماضی، امر حاضر معروف اور حروف) سے مشابہت نہ رکھتا ہو۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ .

وضاحت: اس مثال میں زَيْدٌ معرب ہے کیونکہ یہ قَامَ کے ساتھ ترکیب میں واقع ہوا ہے اور مبنی الاصل سے مشابہت بھی نہیں رکھتا۔

(۱۲) الاعراب: مَا بِهٖ يَخْتَلِفُ اٰخِرُ الْمُعْرَبِ كَالضَّمَّةِ وَالْفَتْحَةِ وَالْكَسْرَةِ وَالْوَاوِ وَالْأَلِفِ وَالْيَاءِ

ترجمہ: جس کے ذریعے اسمِ معرب کا آخر تبدیل کیا جائے اسے اعراب کہتے ہیں مثلاً ضمہ، فتحہ، کسرہ اور واؤ، الف، ی۔

وضاحت: ضمہ، فتحہ، کسرہ کو اعراب بالحرکت کہتے ہیں اور واؤ، الف، ی کو اعراب بالحروف کہا جاتا ہے۔

(۱۳) العامل: مَابِهٖ رَفْعٌ أَوْ نَصَبٌ أَوْ جَرٌّ نحو "ضَرَبَ" فِيْ "ضَرَبَ زَيْدٌ"

ترجمہ: جس کے سبب کسی لفظ پر رفع، نصب یا جر آئے اسے عامل کہتے ہیں۔ جیسے "ضَرَبَ زَيْدٌ" میں "ضَرَبَ."

(۱٤) محل الاعراب: هُوَ الْحَرْفُ الْأَخِيْرُ نحو دَالٍ فی "ضَرَبَ زَيْدٌ"

ترجمہ: اسم کے آخری حرف کومحلِ اعراب کہا جاتا ہے۔جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں ''د''۔

(۱۵) اَلْمُفْرَدُ الْمُنْصَرِفُ الصَّحِیْحُ: مَا لَایَکُوْنُ مُرَکَّبًا وَلَا غَیْرَ مُنْصَرِفٍ وَلَا مُعْتَلَّ الآخِرِ

ترجمہ: وہ اسم جو نہ مرکب ہو اور نہ ہی غیر منصرف اور نہ اس کے آخر میں حرف علت ہو۔

(۱۶) اَلْجَارِیْ مَجْرَی الصَّحِیْحِ: ھُوَ مَا یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِہٖ وَاوٌ أَوْ یَاءٌ مَا قَبْلَھُمَا سَاکِنٌ کَدَلْوٍ وَظَبْیٍ

ترجمہ: وہ اسم ''جاری مجری صحیح'' کہلاتا ہے جس کے آخر میں واؤ..یا..ی ہو اور ان کا ماقبل ساکن ہو۔جیسے دَلْوٌ،ظَبْیٌ

(۱۷) اَلْجَمْعُ الْمَکَسَّرُ الْمُنْصَرِفُ: ھُوَ الْجَمْعُ الَّذِیْ لَمْ یَسْلَمْ وَزْنُ مُفْرَدِہٖ وَلَا یَکُوْنُ غَیْرَ مُنْصَرِفٍ نَحْوُ رِجَالٍ

ترجمہ: جمع مکسر منصرف سے مراد وہ جمع ہے جس میں اس کے واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے اور نہ وہ غیر منصرف ہو۔ جیسے رِجَالٌ

وضاحت: رِجَالٌ رَجُلٌ کی جمع ہے جسے رَجُلٌ میں عین کلمہ کے بعد الف کا اضافہ کر کے بنایا گیا ہے جس کی بنا پر واحد کا صیغہ سلامت نہ رہا۔

(۱۸) اَلْجَمْعُ الْمُؤَنَّثُ السَّالِمُ: مَاکَانَ فِیْ آخِرِہٖ أَلِفٌ وَتَاءٌ نَحْوُ مُسْلِمَاتٍ

ترجمہ: وہ جمع جس کے آخر میں الف اور تا ہو۔جیسے مُسْلِمَاتٌ

(۱۹) اَلْاِسْمُ الْمَقْصُوْرُ: ھُوَ مَا فِیْ آخِرِہٖ أَلِفٌ مَقْصُوْرَۃٌ کَعَصَا

ترجمہ: جس اسم کے آخر میں الف مقصورہ (یٰ) ہو اسے اسم مقصور کہتے ہیں۔جیسے عَصَا

(۲۰) اَلْاِسْمُ الْمَنْقُوْصُ: ھُوَ مَا فِیْ آخِرِہٖ یَاءٌ مَا قَبْلَھَا مَکْسُوْرٌ کَالْقَاضِیْ

ترجمہ: اسم منقوص وہ اسم ہے جس کے آخر میں ''ی'' ہو جس کا ماقبل مکسور ہو۔جیسے اَلْقَاضِیْ

(۲۱) اَلْاِسْمُ الْمُنْصَرِفُ: ھُوَ مَا لَیْسَ فِیْہِ سَبَبَانِ أَوْ وَاحِدٌ یَقُوْمُ مَقَامَھُمَا مِنَ الْأَسْبَابِ التِّسْعَۃِ کَزَیْدٍ وَیُسَمَّی الْاِسْمَ الْمُتَمَکِّنَ نَحْوُ زَیْدٍ

ترجمہ: منصرف وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے نہ تو دو اسباب پائے جائیں اور نہ ہی ان میں سے ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو اسباب کے قائم مقام ہو۔اسے اسمِ متمکن بھی کہا جاتا ہے۔جیسے زَیْدٌ

(۲۲) غَیْرُ مُنْصَرِفٍ: ھُوَ مَا فِیْہِ سَبَبَانِ أَوْ وَاحِدٌ مِنْھَا یَقُوْمُ مَقَامَھُمَا نَحْوُ عُمَرَ وَحَمْرَاءَ

ترجمہ: غیرِ منصرف وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے کوئی سے دو اسباب یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو۔جیسے عُمَرُ اور حَمْرَاءُ

وضاحت: منع صرف کے اسباب یہ ہیں: (۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) عجمہ (۵) تعریف (۶) وزن

فعل (۷) جمع (۸) الف نون زائدتان (۹) ترکیب

نوٹ: ان میں سے تانیث (الف ممدودہ اور مقصورہ کے ساتھ) اور جمع، دو اسباب کے قائم مقام ہے۔

(۲۳) **اَلْعَدْلُ**: هُوَ تَغَيُّرُ اللَّفْظِ مِنْ صِيْغَتِهِ الْأَصْلِيَّةِ إِلَى صِيْغَةٍ أُخْرَى تَحْقِيْقًا أَوْ تَقْدِيْرًا نَحْوُ عُمَرَ مِنْ عَامِرٍ

ترجمہ: عدل سے مراد یہ ہے کہ کوئی لفظ (صرفی قاعدے کے استعمال کے بغیر) اپنے صیغۂ اصلیہ سے دوسرے صیغہ میں تبدیل ہو جائے۔ جیسے عَامِرٍ سے عُمَرُ۔

وضاحت: اس مثال میں عَامِرٍ کسی صرفی قاعدے کے استعمال کے بغیر عُمَرُ میں تبدیل ہوا ہے اسی کو عدل کہا جاتا ہے۔ یاد رکھئے کہ اگر کسی معدول میں غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی ایسی دلیل ہو جو اس کے معدول عنہ پر دلالت کرے تو اس میں پائے جانے والے عدل کو عدل تحقیقی کہا جاتا ہے اور اگر ایسی دلیل نہ ہو تو اسے عدل تقدیری کہا جاتا ہے

(۲۴) **الوصف**: هُوَ كَوْنُ الْإِسْمِ دَالًّا عَلَى ذَاتٍ مُبْهَمَةٍ مَأْخُوْذَةٍ مَعَ بَعْضِ صِفَاتِهَا نَحْوُ أَحْمَرَ

ترجمہ: وصف سے مراد یہ ہے کہ اسم کسی مبہم ذات پر یوں دلالت کرے کہ اس میں بعض صفات بھی ملحوظ ہوں۔ جیسے أَحْمَرُ

وضاحت: أَحْمَرُ ایک مبہم ذات پر دلالت کر رہا ہے اور اس کی دلالت کسی معین ذات پر نہیں ہے اور اس میں اس مبہم ذات کی ایک صفت بھی ملحوظ ہے اور وہ ہے حُمْرَةٌ (یعنی اس کی سرخی)۔

(۲۵) **العُجمة**: كَوْنُ اللَّفْظِ مِمَّا وَضَعَهُ غَيْرُ الْعَرَبِ نَحْوُ إِبْرَاهِيْمَ

ترجمہ: عجمہ سے مراد وہ لفظ ہے جسے عربوں کے علاوہ کسی اور نے وضع کیا ہو۔ جیسے إِبْرَاهِيْمُ

(۲۶) **وزن الفعل**: هُوَ كَوْنُ الْإِسْمِ عَلَى وَزْنٍ يُعَدُّ مِنْ أَوْزَانِ الْفِعْلِ نَحْوُ شَمَّرَ

ترجمہ: وزن فعل سے مراد اسم کا کسی ایسے وزن پر ہونا جسے فعل کا وزن شمار کیا جاتا ہو۔ جیسے شَمَّرَ

وضاحت: شَمَّرَ (اس نے دامن سمیٹا) اصل میں فعل تھا، بعد میں اسے اسم کی طرف منتقل کیا گیا اور یہ ایک شخص کا نام ہو گیا۔

(۲۷) **اَلْفَاعِلُ**: هُوَ كُلُّ اِسْمٍ قَبْلَهُ فِعْلٌ أَوْ صِفَةٌ أُسْنِدَ إِلَيْهِ عَلَى مَعْنَى أَنَّهُ قَامَ بِهِ لَا وَقَعَ عَلَيْهِ نَحْوُ قَامَ زَيْدٌ

ترجمہ: فاعل سے مراد ہر وہ اسم ہے جس سے پہلے ایسا فعل یا صفت ہو جس کی نسبت اس اسم کی طرف اس طرح کی گئی ہو کہ وہ (فعل یا صفت) اس کے ساتھ قائم ہے اس طرح نہیں کہ وہ اس پر واقع ہے۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ

وضاحت: اس مثال میں زَيْدٌ ایک اسم ہے اور اس سے پہلے فعل قَامَ لایا گیا ہے اور اس فعل کی نسبت زَيْدٌ کی طرف کی گئی ہے اور یہ زید کے ساتھ قائم ہے اس پر واقع نہیں ہو رہا۔

(۲۸) **اَلْمُؤَنَّثُ الْحَقِيْقِيُّ**: هُوَ مَا بِإِزَائِهِ ذَكَرٌ مِنَ الْحَيْوَانِ نَحْوُ إِمْرَأَةٍ

ترجمہ: مونثِ حقیقی اس اسم کو کہتے ہیں جس کے مقابل جاندار مذکر ہو۔ جیسے اِمْرَأَةٌ

(۲۹) تَنَازُعُ الْفِعْلَین: أَنْ يُرِيدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الْفِعْلَيْنِ أَنْ يَعْمَلَ فِيْ اِسْمٍ ظَاهِرٍ بَعْدَهُمَا نَحْوُ ضَرَبَنِي وَأَكْرَمَنِي زَيْدٌ

ترجمہ: تنازُعِ فعلین کا مطلب یہ ہے کہ دو افعال اپنے مابعد واقع اسمِ ظاہر پر عمل کرنا چاہتے ہوں۔ جیسے ضَرَبَنِي وَأَكْرَمَنِي زَيْدٌ

وضاحت: اس مثال میں ضَرَبَنِي اور أَكْرَمَنِي میں سے ہر ایک زَيْدٌ کو اپنا فاعل بنانا چاہتا ہے۔

(۳۰) مَفْعُوْلُ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ: هُوَ كُلُّ مَفْعُوْلٍ حُذِفَ فَاعِلُهٗ وَ أُقِيْمَ هُوَ مَقَامَهٗ نَحْوُ ضُرِبَ زَيْدٌ

ترجمہ: "مفعول مالم یسم فاعلہ" (یعنی نائب الفاعل) سے مراد ہر وہ مفعول ہے جس کے فاعل کو حذف کر کے اس مفعول کو اس فاعل کا نائب بنادیا گیا ہو۔ جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ

(۳۱) اَلْمُبْتَدَأُ وَالْخَبَرُ: هُمَا اِسْمَانِ مُجَرَّدَانِ عَنِ الْعَوَامِلِ اللَّفْظِيَّةِ أَحَدُهُمَا مُسْنَدٌ إِلَيْهِ وَيُسَمَّى الْمُبْتَدَأَ وَالثَّانِي مُسْنَدٌ بِهٖ وَيُسَمَّى الْخَبَرَ نَحْوُ زَيْدٌ قَائِمٌ

ترجمہ: مبتداء اور خبر وہ اسم ہوتے ہیں جو عوامل لفظیہ سے خالی ہوں، ان میں سے ایک مسند الیہ ہوتا ہے جسے مبتداء کا نام دیا جاتا ہے اور دوسرا مسند ہوتا ہے جسے خبر کہا جاتا ہے۔ مثلاً زَيْدٌ قَائِمٌ

وضاحت: مذکورہ مثال میں زَيْدٌ اور قَائِمٌ دو ایسے اسم ہیں جو عوامل لفظیہ سے خالی ہیں۔ ان میں سے زَيْدٌ مسند الیہ ہے اسی وجہ سے مبتداء ہے اور قَائِمٌ مسند ہے اسی لئے خبر ہے۔

(۳۲) اَلْقِسْمُ الثَّانِیْ مِنَ الْمُبْتَدَأِ: هُوَ صِفَةٌ وَقَعَتْ بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ أَوْ بَعْدَ حَرْفِ الْاِسْتِفْهَامِ بِشَرْطِ أَنْ تَرْفَعَ تِلْكَ الصِّفَةُ اِسْمًا ظَاهِرًا نَحْوُ مَا قَائِمٌ نِ الزَّيْدَانِ وَأَقَائِمٌ نِ الزَّيْدَانِ

ترجمہ: مبتداء کی قسمِ ثانی سے مراد ہر وہ صیغہ صفت ہے جو کسی حرفِ نفی یا استفہام کے بعد واقع ہو اس شرط کے ساتھ کہ وہ صیغہ صفت اسمِ ظاہر کو رفع دے۔ جیسے مَاقَائِمٌ نِ الزَّيْدَانِ . أَقَائِمٌ نِ الزَّيْدَانِ

وضاحت: ان مثالوں میں صیغہ صفت قائم حرفِ نفی و استفہام کے بعد واقع ہے اور اپنے مابعد اسم ظاہر الزَّيْدَانِ کو رفع بھی دے رہا ہے لہذا یہ مبتدا ہے۔

(۳۳) اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَق: هُوَ مَصْدَرٌ بِمَعْنَى فِعْلٍ مَذْكُوْرٍ قَبْلَهٗ نَحْوُ ضَرَبْتُ ضَرْبًا

ترجمہ: وہ مصدر جو اپنے ماقبل فعل کا ہم معنی ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا

(۳۴) اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ: هُوَ اِسْمٌ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ فِعْلُ الْفَاعِلِ نَحْوُ ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا

ترجمہ: مفعول بہ اس اسم کو کہتے ہیں جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر کوئی فعل واقع ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا

(۳۵) اَلتَّحْذِیْرُ: هُوَ مَعْمُوْلٌ بِتَقْدِيْرِ اِتَّقِ تَحْذِيْرًا مِمَّا بَعْدَهٗ نَحْوُ إِيَّاكَ وَالْأَسَدَ

ترجمہ: تحذیر سے مراد وہ اسم ہے جو اِتَّقِ مقدر کا معمول (یعنی مفعول) ہو اور اپنے مابعد سے ڈرانے کے لئے

استعمال ہو۔ جیسے إِيَّاكَ وَالْأَسَدَ.

وضاحت: إِيَّاكَ وَالْأَسَدَ اصل میں اِتَّقِكَ وَالْأَسَدَ تھا۔ تنگیِ مقام کی وجہ سے اِتَّقِ کو حذف کیا گیا اور ضمیر متصل کو منفصل سے بدلا تو إِيَّاكَ وَالْأَسَدَ ہو گیا۔

(۳۶) مَا اُضْمِرَ عَامِلُهٗ عَلٰى شَرِيطَةِ التَّفْسِيْرِ: هُوَ كُلُّ اِسْمٍ بَعْدَهٗ فِعْلٌ أَوْ شِبْهُهٗ يَشْتَغِلُ ذَالِكَ الْفِعْلُ أَوْ شِبْهُهٗ عَنْ ذَالِكَ الْاِسْمِ بِضَمِيْرِهٖ أَوْ مُتَعَلِّقِهٖ بِحَيْثُ لَوْ سُلِّطَ عَلَيْهِ هُوَ أَوْ مُنَاسِبُهٗ لَنَصَبَهٗ نَحْوُ زَيْدًا ضَرَبْتُهٗ

ترجمہ: ہر وہ اسم جس کے بعد کوئی ایسا فعل یا شبہ فعل ہو جو اس اسم کی ضمیر یا اس کے متعلق میں عمل کرنے کے سبب اس اسم پر عمل کرنے سے اس طرح اعراض کرے کہ اگر اس فعل یا مناسبِ فعل کو اس اسم پر مقدم کر دیا جائے تو وہ اسے نصب دے دے۔ جیسے زَيْدًا ضَرَبْتُهٗ

وضاحت: اس مثال میں زَيْدًا ایک اسم ہے جس کے بعد ایک فعل ضَرَبْتُهٗ مذکور ہے اور یہ فعل زَيْدًا کی طرف لوٹنے والی ضمیر میں عمل کرنے کے سبب زَيْدًا میں عمل کرنے سے فارغ ہے اور اگر ضَرَبْتُ کو زَيْدًا پر پہلے لایا جائے تو یہ فعل ضرور زَيْدًا کو نصب دے گا۔ لہٰذا مثال مذکور میں زَيْدًا مشتغل عنہ ہے اور اپنے ماقبل فعل محذوف ضَرَبْتُ کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس فعل کو اس لئے حذف کر دیا گیا ہے کہ مابعد فعل ضَرَبْتُهٗ اس کی تفسیر بیان کر رہا ہے۔

(۳۷) اَلْمُنَادٰى: هُوَ اِسْمٌ مَدْعُوٌّ بِحَرْفِ النِّدَاءِ نَحْوُ يَا عَبْدَاللّٰهِ

ترجمہ: منادیٰ سے مراد وہ اسم ہے جسے کسی حرفِ نداء کے ساتھ پکارا جائے۔ جیسے يَا عَبْدَاللّٰهِ.

(۳۸) تَرْخِيْمُ الْمُنَادٰى: هُوَ حَذْفٌ فِيْ آخِرِهٖ لِلتَّخْفِيْفِ كَمَا تَقُوْلُ فِيْ مَالِكٍ يَامَالُ وَ فِيْ مَنْصُوْرٍ يَامَنْصُ

ترجمہ: تخفیف کی غرض سے منادیٰ کے آخر سے ایک یا دو حروف کو حذف کر دینا ترخیمِ منادیٰ کہلاتا ہے۔ جیسے يَامَالِكُ کو يَا مَالُ، يَا مَنْصُوْرُ کو فقط يَامَنْصُ کہنا۔

(۳۹) اَلْمَنْدُوْبُ: هُوَ الْمُتَفَجَّعُ عَلَيْهِ بِيَا أَوْ وَا كَمَا يُقَالُ يَازَيْدَاهُ وَوَازَيْدَاهُ

ترجمہ: مندوب وہ ہے جس پر "یَا.. یا.. وَا" کے ذریعے افسوس کا اظہار کیا جائے۔ جیسے يَا زَيْدَاهُ اور وَازَيْدَاهُ.

(۴۰) اَلْمَفْعُوْلُ فِيْهِ: هُوَ اِسْمُ مَا وَقَعَ فِعْلُ الْفَاعِلِ فِيْهِ مِنَ الزَّمَانِ وَالْمَكَانِ وَيُسَمّٰى ظَرْفًا نَحْوُ صُمْتُ يَوْمًا

ترجمہ: مفعول فیہ سے مراد وہ وقت یا جگہ ہے جس میں کسی فاعل کا فعل واقع ہو۔ اسے ظرف بھی کہتے ہیں۔ جیسے صُمْتُ يَوْمًا

(۴۱) اَلظَّرْفُ الزَّمَانُ الْمُبْهَمُ: هُوَ مَا لَايَكُوْنُ لَهٗ حَدٌّ مُّعَيَّنٌ كَدَهْرٍ وَ حِيْنٍ

ترجمہ: ظرف زمان مبہم سے مراد وہ ظرف زمان ہے جس کے لئے کوئی حد مقرر نہ ہو۔ جیسے دَهْرٌ (زمانہ)

(۴۲) **مَحْدُوْدٌ**: هُوَ مَا يَكُوْنُ لَهٗ حَدٌّ مُعَيَّنٌ كَيَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَشَهْرٍ وَسَنَةٍ

ترجمہ: ظرف زمان محدود سے مراد وہ ظرف زمان ہے جس کے لئے کوئی حد مقرر ہو۔ جیسے يَوْمٌ (دن)، لَيْلَةٌ (رات)، شَهْرٌ (مہینہ)، سَنَةٌ (سال)

(۴۳) **اَلظَّرْفُ الْمَكَانُ الْمُبْهَمُ**: هُوَ مَا لَا يَكُوْنُ لَهٗ حَدٌّ مُعَيَّنٌ نَحْوُ جَلَسْتُ خَلْفَكَ

ترجمہ: ظرف مکان مبہم وہ ظرف مکان ہے جس کیلئے کوئی حد مقرر نہ ہو۔ جیسے جَلَسْتُ خَلْفَكَ

(۴۴) **مَحْدُوْدٌ**: هُوَمَايَكُوْنُ لَهٗ حَدٌّ مُعَيَّنٌ نَحْوُ جَلَسْتُ فِي الدَّارِ

ترجمہ: ظرف مکاں محدود وہ ظرف مکان ہے جس کیلئے کوئی معین حد ہو۔ جیسے جَلَسْتُ فِي الدَّارِ

(۴۵) **اَلْمَفْعُوْلُ لَهٗ**: هُوَ اسْمٌ مَّا لِاَجْلِهٖ يَقَعُ الْفِعْلُ الْمَذْكُوْرُ قَبْلَهٗ وَيُنْصَبُ بِتَقْدِيْرِ اللَّامِ نَحْوُ ضَرَبْتُهٗ تَادِيْبًا اَيْ لِلتَّادِيْبِ

ترجمہ: مفعول لہ سے مراد اس چیز کا اسم ہے جس کے سبب ماقبل ذکر کردہ فعل واقع ہو۔ جیسے ضَرَبْتُهٗ تَادِيْبًا

وضاحت: اس مثال میں تَادِيْبًا مفعول لہ ہے جس کے حصول کیلئے مارنے کا فعل واقع ہوا ہے۔ سببیت عام ہے چاہے اس کا حصول ہو جیسے مثال مذکور میں.. یا.. اس کا وجود جیسے قَعَدْتُّ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا

(۴۶) **اَلْمَفْعُوْلُ مَعَهٗ**: هُوَ مَا يُذْكَرُ بَعْدَ الْوَاوِ بِمَعْنٰى مَعْ لِمُصَاحَبَةِ مَعْمُوْلِ الْفِعْلِ نَحْوُ جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ

ترجمہ: ایسا مفعول جو ایسی واؤ کے بعد ہو جو مَعْ کے معنی میں ہو۔ جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ

وضاحت: اس مثال میں واؤ، مع کے معنی میں ہے۔

(۴۷) **اَلْحَالُ**: هُوَ لَفْظٌ يَدُلُّ عَلٰى بَيَانِ هَيْاَةِ الْفَاعِلِ اَوِ الْمَفْعُوْلِ بِهٖ اَوْ كِلَيْهِمَا نَحْوُ جَاءَ نِيْ زَيْدٌ رَاكِبًا وَضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا وَ لَقِيْتُ عَمْرًا رَاكِبَيْنِ

ترجمہ: حال وہ لفظ ہے جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی (فعل صادر ہونے کے وقت پائی جانے والی) حالت پر دلالت کرے۔ جیسے جَاءَ نِيْ زَيْدٌ رَاكِبًا، وَضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا اور لَقِيْتُ عَمْرًا رَاكِبَيْنِ

(۴۸) **اَلتَّمْيِيْزُ**: هُوَنَكِرَةٌ تُذْكَرُ بَعْدَ مِقْدَارٍ مِنْ عَدَدٍ اَوْكَيْلٍ اَوْوَزْنٍ اَوْ مَسَاحَةٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا فِيْهِ اِبْهَامٌ تَرْفَعُ ذٰلِكَ الْاِبْهَامَ نَحْوُعِنْدِيْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا

ترجمہ: تمییز وہ اسم نکرہ ہے جو کسی مقدار (یعنی عدد، کیل، وزن یا مساحت وغیرہ) کے بعد ابہام کو دور کرنے کے لئے ذکر کیا جائے۔ جیسے عِنْدِيْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا

وضاحت: اس مثال میں عِشْرُوْنَ میں ابہام تھا کہ اس سے مراد کیا ہے لہذا دِرْهَمًا لا کر اس ابہام کو دور کیا گیا ہے۔

(۴۹) **اَلْمُسْتَثْنٰی**: هُوَ لَفْظٌ يُذْكَرُ بَعْدَ اِلَّا وَاَخَوَاتِهَا لِيُعْلَمَ اَنَّهٗ لَايُنْسَبُ اِلَيْهِ مَا نُسِبَ اِلٰى مَا قَبْلَهَا نَحْوُ جَاءَ نِي الْقَوْمُ اِلَّازَيْدًا

ترجمہ : مستثنیٰ وہ لفظ ہے جسے إِلَّا اور دیگر حروف استثناء کے بعد اس لئے ذکر کیا جائے تا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی طرف وہ حکم منسوب نہیں ہے جو إِلَّا کے ماقبل شی کی طرف منسوب ہے۔ جیسے جَاءَ نِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا

وضاحت : مذکورہ مثال میں زَيْدًا مستثنیٰ ہے جسے إِلَّا کے بعد ذکر کیا گیا ہے تا کہ معلوم ہو کہ آنے کی جو نسبت قوم کی طرف کی گئی ہے زید اس سے خارج ہے۔

(۵۰) اَلْمُسْتَثْنٰى الْمُتَّصِلُ: هُوَ مَا أُخْرِجَ عَنْ مُتَعَدِّدٍ بِإِلَّا وَأَخَوَاتِهَا نَحْوُ جَاءَ نِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا

ترجمہ : مستثنیٰ متصل وہ ہے جسے إِلَّا اور دیگر حروف استثناء کے ذریعے متعدد سے خارج کیا گیا ہو (یعنی قبلِ استثناء وہ مستثنیٰ منہ میں داخل ہو)۔ جیسے جَاءَ نِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا

وضاحت : اس مثال میں پہلے تو آنے کے فعل کی نسبت قوم کی طرف کی گئی ہے پھر إِلَّا کے ذریعے زید کو متعدد (یعنی آنے والی قوم) سے خارج کیا گیا ہے۔

(۵۱) اَلْمُسْتَثْنٰى الْمُنْقَطِعُ : هُوَ الْمَذْكُورُ بَعْدَ إِلَّا وَأَخَوَاتِهَا غَيْرَ مُخْرَجٍ عَنْ مُتَعَدِّدٍ لِعَدَمِ دُخُوْلِهِ فِي الْمُسْتَثْنٰى مِنْهُ نَحْوُ جَاءَ نِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا

ترجمہ: مستثنیٰ منقطع وہ ہے جسے الّا یا دیگر حروف استثناء کے بعد ذکر کیا گیا ہو مگر اسے متعدد سے نہ نکالا گیا ہو کیونکہ وہ مستثنیٰ منہ میں داخل ہی نہیں ہوتا۔ جیسے جَاءَ نِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا

وضاحت : اس مثال میں پہلے تو آنے کے فعل کی نسبت قوم کی طرف کی گئی ہے پھر إِلَّا کے ذریعے حمار کے آنے کی نفی کی گئی ہے لیکن حمار کو متعدد سے خارج نہیں کیا گیا کیونکہ حمار پہلے ہی قوم میں شامل نہ تھا۔

(۵۲) الاسم المجرور : هُوَ كُلُّ اِسْمٍ نُسِبَ إِلَيْهِ شَيْءٌ بِوَاسِطَةِ حَرْفِ الْجَرِّ لَفْظًا نَحْوُ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَيُعَبَّرُ عَنْ هٰذَا التَّرْكِيْبِ فِي الْاِصْطِلَاحِ بِأَنَّهُ جَارٌّ وَمَجْرُوْرٌ أَوْ تَقْدِيْرًا نَحْوُ غُلَامُ زَيْدٍ تَقْدِيْرُهُ غُلَامٌ لِزَيْدٍ وَيُعَبَّرُ عَنْهُ فِي الْاِصْطِلَاحِ بِأَنَّهُ مُضَافٌ وَمُضَافٌ إِلَيْهِ

ترجمہ : اسم مجرور وہ اسم ہے جس کی طرف کسی شی کی نسبت حرفِ جر کے واسطے سے کی جائے۔ اگر حرفِ جر لفظاً ہو تو یہ ترکیب جار مجرور کہلاتی ہے جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ اور اگر حرفِ جر تقدیراً ہو تو اس ترکیب کو مضاف، مضاف الیہ کہا جاتا ہے۔ جیسے غُلَامُ زَيْدٍ

(۵۳) اَلْإِضَافَةُ الْمَعْنَوِيَّةُ : هِيَ أَنْ يَكُوْنَ الْمُضَافُ غَيْرَ صِفَةٍ مُضَافَةٍ إِلٰى مَعْمُوْلِهَا نَحْوُ غُلَامُ زَيْدٍ

ترجمہ: اضافتِ معنویہ سے مراد وہ اضافت ہے جس میں صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو جیسے غُلَامُ زَيْدٍ

وضاحت: صیغہ صفت سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ وغیرہا ہیں۔ مذکورہ مثال میں غُلَام صیغہ صفت نہیں ہے اور نہ ہی یہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہے اس لئے اس کی زَید کی طرف اضافت، معنویہ کہلائے گی۔

(۵۴) **اَلإِضَافَةُ اللَّفْظِيَّةُ**: هِيَ أَنْ يَكُوْنَ الْمُضَافُ صِفَةً مُضَافَةً إِلٰى مَعْمُوْلِهَا نَحْوُ ضَارِبُ زَيْدٍ

ترجمہ: اضافتِ معنویہ سے مراد وہ اضافت ہے جس میں صیغہ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے ضَارِبُ زَيْدٍ

وضاحت: اس مثال میں ضَارِبُ صیغہ صفت ہے جو اپنے معمول (یعنی مفعول) کی طرف مضاف ہے۔

(۵۵) **اَلتَّابِعُ**: هُوَ كُلُّ ثَانٍ مُعْرَبٍ بِإِعْرَابِ سَابِقِهِ مِنْ جِهَةٍ وَاحِدَةٍ نَحْوُ جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ

ترجمہ: تابع وہ دوسرا اسم ہے جس کا اعراب ایک ہی جہت سے پہلے اسم کے مطابق ہو۔ جیسے جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ

وضاحت: اس مثال میں رَجُلٌ اور عَالِمٌ کا اعراب ایک ہے اور ان دونوں پر اعراب کا سبب بھی ایک ہے یعنی رَجُلٌ کا فاعل ہونا۔

(۵۶) **اَلنَّعْتُ**: تَابِعٌ يَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى فِيْ مَتْبُوْعِهٖ نَحْوُ جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ أَوْ فِيْ مُتَعَلِّقِ مَتْبُوْعِهٖ نَحْوُ جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوْهُ وَيُسَمّٰى صِفَةً أَيْضًا

ترجمہ: نعت وہ تابع ہے جو اپنے متبوع یا متبوع کے متعلق میں پائے جانے والے معنی پر دلالت کرے، اسے صفت بھی کہا جاتا ہے۔ جیسے جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ اور جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوْهُ

وضاحت: پہلی مثال میں عَالِمٌ، رَجُلٌ (متبوع) میں پائے جانے والے وصفِ علم پر دلالت کر رہا ہے۔ اور دوسری مثال میں عَالِمٌ، رَجُلٌ کے متعلق أَبُوْهُ میں پائے جانے والے وصفِ علم پر دلالت کر رہا ہے۔

(۵۷) **اَلْعَطْفُ بِالْحُرُوْفِ**: تَابِعٌ يُنْسَبُ إِلَيْهِ مَا نُسِبَ إِلٰى مَتْبُوْعِهٖ وَكِلَاهُمَا مَقْصُوْدَانِ بِتِلْكَ النِّسْبَةِ وَيُسَمّٰى عَطْفَ النَّسَقِ نَحْوُ قَامَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو

ترجمہ: عطف بالحروف وہ تابع ہے کہ اس کی طرف وہی کچھ منسوب ہوتا ہے جس کی نسبت اس کے متبوع کی طرف ہوتی ہے اور اس نسبت سے یہ دونوں مقصود ہوتے ہیں، اسے عطفِ نسق بھی کہا جاتا ہے۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو

وضاحت: اس مثال میں عَمْرٌو معطوف بالحرف ہے۔ قَامَ فعل کی نسبت زَيْدٌ اور عَمْرٌو دونوں کی طرف کی گئی ہے اور اس نسبت سے یہ دونوں ہی مقصود ہیں۔

(۵۸) **اَلتَّاكِيْدُ**: تَابِعٌ يَدُلُّ عَلٰى تَقْرِيْرِ الْمَتْبُوْعِ فِيْ مَا نُسِبَ أَوْ عَلٰى شُمُوْلِ الْحُكْمِ لِكُلِّ فَرْدٍ مِنْ أَفْرَادِ الْمَتْبُوْعِ نَحْوُ جَاءَنِيْ زَيْدٌ زَيْدٌ وَجَاءَنِي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ

ترجمہ: تاکید وہ تابع ہے جو متبوع کی طرف کسی شی کی نسبت کو پختہ کرنے پر دلالت کرتا ہے یا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حکم متبوع کے تمام افراد کو شامل ہے۔ نسبت میں پختہ کرنے کی مثال جَاءَنِيْ زَيْدٌ زَيْدٌ اور متبوع کے تمام افراد کے لئے حکم کے عام ہونے پر دلالت کرنے کی مثال جَاءَنِي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ

وضاحت: نسبت میں پختہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تاکید اپنے متبوع کی طرف منسوب ہونے والے حکم میں پائے جانے والے وہمِ مجاز کو دُور کر دیتا ہے۔ جیسے جَاءَنِيْ زَيْدٌ زَيْدٌ۔ اس مثال میں دوسرے زَيْدٌ نے پہلے زَيْدٌ

سے وہمِ مجاز کو دور کر دیا وہ اس طرح کہ سننے والا گمان کر سکتا تھا کہ خود زید نہ آیا ہوگا بلکہ اس کا ایلچی یا اس کا خط یا اس کا غلام متکلم کے پاس آیا ہوگا اور متکلم نے آنے کے حکم کو مجازاً زَيْدٌ کی طرف منسوب کر دیا تو دوسرے لفظِ زَيْدٌ نے یہ ظاہر کر دیا کہ یہاں پر نسبت مجازی نہیں بلکہ حقیقی ہے۔ جبکہ جَاءَنِي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ میں كُلُّهُمْ اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ آنے کا حکم قوم کے ہر فرد کے لئے ثابت ہے۔

(۵۹) اَلتَّاكِيْدُ اللَّفْظِيُّ : هُوَ تَكْرِيْرُ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ نَحْوُ جَاءَنِي زَيْدٌ زَيْدٌ وَ جَاءَ جَاءَ زَيْدٌ وَإِنَّ إِنَّ زَيْدًا شَاعِرٌ

ترجمہ : تاکید لفظی سے مراد وہ تاکید ہے جو پہلے لفظ کی تکرار سے حاصل ہوتی ہے۔ جیسے جَاءَ جَاءَ زَيْدٌ اور إِنَّ إِنَّ زَيْدًا شَاعِرٌ

(۶۰) التَّاكِيْدُ المَعْنَوِيُّ : مَا يَكُوْنُ بِأَلْفَاظٍ مَخْصُوْصَةٍ مَعْدُوْدَةٍ نحو جَاءَنِي زَيْدٌ نَفْسُهُ

ترجمہ: تاکید معنوی وہ ہے جو چند مخصوص الفاظ (مثلاً نفس، عین وغیرہ) کے ساتھ ہو۔ جیسے جَاءَنِي زَيْدٌ نَفْسُهُ

(۶۱) اَلْبَدَلُ : تَابِعٌ يُنْسَبُ إِلَيْهِ مَانُسِبَ إِلٰى مَتْبُوْعِهٖ وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ بِالنِّسْبَةِ دُوْنَ مَتْبُوْعِهٖ نحو جَاءَنِي زَيْدٌ أَخُوْكَ

ترجمہ : بدل وہ تابع ہے کہ اس کی طرف وہی کچھ منسوب ہوتا ہے جس کی نسبت اس کے متبوع کی طرف ہوتی ہے اور اس نسبت میں یہ خود مقصود ہوتا ہے نہ کہ اس کا متبوع۔ جیسے جَاءَنِي زَيْدٌ أَخُوْكَ

وضاحت: اس مثال میں أَخُوْكَ، زَيْدٌ کا بدل ہے۔ اس مقام پر جَاءَ کی نسبت سے اصل مقصود أَخُوْكَ ہے زَيْدٌ کا ذکر تو بطور تمہید آیا ہے۔

(۶۲) بَدَلُ الْكُلِّ مِنَ الْكُلِّ : هُوَمَا يَكُوْنُ مَدْلُوْلُهٗ تَمَامَ مَدْلُوْلِ الْمَتْبُوْعِ نَحْوُ جَاءَنِي زَيْدٌ أَخُوْكَ

ترجمہ: بدلِ کل سے مراد ایسا بدل ہے جس کا مدلول اس کے متبوع کا بھی مدلول ہو۔ جیسے جَاءَنِي زَيْدٌ أَخُوْكَ

وضاحت: اس مثال میں زَيْدٌ اور أَخُوْكَ کا مدلول ایک ہی شخص ہے۔

(۶۳) بَدَلُ الْبَعْضِ مِنَ الْكُلِّ : هُوَ مَا يَكُوْنُ مَدْلُوْلُهٗ جُزْءَ مَدْلُوْلِ الْمَتْبُوْعِ نَحْوُ ضَرَبْتُ زَيْدًا رَأْسَهٗ

ترجمہ: بدل بعض وہ بدل ہے جس کا مدلول اس کے متبوع کے مدلول کا جزء ہوتا ہے۔ جیسے ضَرَبْتُ زَيْدًا رَأْسَهٗ

وضاحت: اس مثال میں لفظِ زَيْدًا کی دلالت زید کے پورے جسم پر جبکہ رَأْسَهٗ کا مدلول فقط اس کا سر ہے جو کہ متبوع کے مدلول کا جزو ہے۔

(۶۴) بَدَلُ الْاِشْتِمَالِ : هُوَ مَا يَكُوْنُ مَدْلُوْلُهٗ مُتَعَلِّقَ الْمَتْبُوْعِ كَسُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهٗ

ترجمہ: بدل اشتمال وہ بدل ہے جس کا مدلول متبوع کا متعلق ہو۔ جیسے سُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهٗ

وضاحت: اس مثال میں ثَوْبُهٗ زَيْدٌ کا بدل ہے اور اس کا مدلول متبوع (یعنی زید) کا متعلق (یعنی اس کا کپڑا) ہے

لہذا یہ بدل اشتمال ہے۔

(۶۵) **بَدَلُ الْغَلَطِ**: هُوَ مَا يُذْكَرُ بَعْدَ الْغَلَطِ نَحْوُ جَاءَنِيْ زَيْدٌ جَعْفَرٌ وَرَأَيْتُ رَجُلًا حِمَارًا

ترجمہ: بدل غلط وہ بدل ہے جو غلطی کے بعد ذکر کیا جائے۔ جیسے جَاءَنِيْ زَيْدٌ جَعْفَرٌ اور رَأَيْتُ رَجُلًا حِمَارًا

وضاحت: اگر کوئی شخص یہ کہنا چاہے کہ میں نے گدھا دیکھا اور غلطی سے اس کے منہ سے رَأَيْتُ رَجُلًا نکل گیا پھر اس نے غلطی کے ازالے کے لئے حِمَارًا کہا تو یہ بدل غلط کہلائے گا۔

(۶۶) **عطف الْبَيَان**: هُوَ تَابِعٌ غَيْرُ صِفَةٍ يُوْضِحُ مَتْبُوْعَهُ وَهُوَ أَشْهَرُ اِسْمَيْ شَيْءٍ نَحْوُ قَامَ أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ

ترجمہ: عطفِ بیان وہ تابع ہے جو صفت نہ ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرتا ہے، عطفِ بیان کسی شئی کے دو ناموں میں سے ایک ہوتا ہے جو عموماً پہلے سے زیادہ مشہور ہوتا ہے۔ جیسے قَامَ أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ

وضاحت: اس مثال میں عُمَرُ أَبُوْ حَفْصٍ کی صفت نہیں لیکن اس کی وضاحت کر رہا ہے کہ أَبُوْ حَفْصٍ سے مراد کون ہے۔ نیز عُمَرُ کو مشہور ہونے کے سبب مثال میں عطفِ بیان بنایا گیا ہے۔

(۶۷) **اَلْاِسْمُ الْمَبْنِيُّ**: هُوَ اِسْمٌ وَقَعَ غَيْرَ مُرَكَّبٍ مَعَ غَيْرِهِ كَلَفْظَةِ زَيْد وَحْدَهُ أَوْشَابَهَ مَبْنِيَّ الْأَصْلِ بِأَنْ يَكُوْنَ فِي الدَّلَالَةِ عَلَى مَعْنَاهُ مُحْتَاجًا إِلَى قَرِيْنَةٍ كَالْإِشَارَةِ نَحْوُ هٰؤُلَاءِ أَوْيَكُوْنَ عَلَى أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ نَحْوُ ذَا أَوْ تَضَمَّنَ مَعْنَى الْحَرْفِ نَحْوُ أَحَدَ عَشَرَ

ترجمہ: اسم مبنی سے مراد ایسا اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب نہ ہو جیسے زَيْدٌ (جبکہ ترکیب میں واقع نہ ہو) یا مبنی الاصل کے مشابہ ہو اس طرح وہ اپنے معنی پر دلالت کرنے کے لئے کسی قرینے کا محتاج ہو جیسے هٰؤُلَاءِ.. یا.. تین حروف سے کم پر مشتمل ہو جیسے ذَا.. یا.. معنی حرف کو ضمن میں لئے ہوئے ہو جیسے أَحَدَ عَشَرَ۔ (أَحَدَ عَشَرَ اصل میں أَحَدٌ وَّعَشْرٌ تھا)

(۶۸) **اَلْمُضْمَرُ**: هُوَ اِسْمٌ وُضِعَ لِيَدُلَّ عَلَى مُتَكَلِّمٍ أَوْ مُخَاطَبٍ أَوْ غَائِبٍ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ لَفْظًا أَوْ مَعْنًى أَوْ حُكْمًا نَحْوُ أَنَا وَأَنْتَ وَهُوَ

ترجمہ: مضمر سے مراد وہ اسم مبنی ہے جو متکلم، مخاطب یا اس غائب پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو جس کا ذکر لفظی یا معنوی یا حکمی طور پر پہلے ہو چکا ہو۔ جیسے أَنَا، أَنْتَ اور هُوَ

(۶۹) **اَلضَّمِيْرُ الْمُتَّصِلُ**: هُوَ مَا لَا يُسْتَعْمَلُ وَحْدَهُ نَحْوُ ضَرَبْتُ

ترجمہ: ضمیر متصل وہ ضمیر ہوتی ہے جسے تنہا استعمال نہ کیا جاسکے۔ جیسے ضَرَبْتُ

(۷۰) **اَلضَّمِيْرُ الْمُنْفَصِلُ**: هُوَ مَا يَسْتَعْمِلُ وَحْدَهُ نَحْوُ هُوَ

ترجمہ: ضمیر منفصل وہ ضمیر ہوتی ہے جسے تنہا استعمال کیا جاسکے۔ جیسے هُوَ

(۷۱) **ضَمِيْرُ الشَّانِ وَالْقِصَّةِ**: هُوَ ضَمِيْرٌ يَقَعُ قَبْلَ جُمْلَةٍ تُفَسِّرُهُ وَيُسَمّٰى ضَمِيْرَ الشَّانِ فِي

اَلْمُذَكَّرِ وَ ضَمِيرَ الْقِصَّةِ فِي الْمُؤَنَّثِ نَحْوُ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ وَاِنَّهَا زَيْنَبُ قَائِمَةٌ

ترجمہ: وہ ضمیر جو ایسے جملے سے پہلے آتی ہے جو اس کی وضاحت کرتا ہے، اگر ضمیر مذکر ہو تو اسے ضمیر شان اور اگر مؤنث ہو تو اسے ضمیر قصہ کہا جاتا ہے۔ جیسے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور اِنَّهَا زَيْنَبُ قَائِمَةٌ

(۷۲) **أَسْمَاءُ الْاِشَارَةِ**: مَا وُضِعَ لِيَدُلَّ عَلٰى مُشَارٍ اِلَيْهِ نَحْوُ ذَا

ترجمہ: اسمائے اشارہ وہ اسماء ہیں جنہیں مشار الیہ (یعنی جس کی طرف اشارہ کیا جائے) پر دلالت کے لئے وضع کیا جائے جیسے ذَا

(۷۳) **اَلْمَوْصُوْلُ**: اِسْمٌ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَكُوْنَ جُزْءً تَامًّا مِنْ جُمْلَةٍ إِلَّا بِصِلَةٍ بَعْدَهٗ نَحْوُ جَاءَ الَّذِي اَبُوْهُ قَائِمٌ

ترجمہ: اسم موصول وہ اسم مبنی ہے جو اپنے صلہ سے ملے بغیر جملے کا مکمل جز و نہ بن سکے۔ جیسے جَاءَ الَّذِي اَبُوْهُ قَائِمٌ

وضاحت: اس مثال میں جَاءَ الَّذِي کا فاعل ہے لیکن یہ اپنے صلہ سے مل کر ہی فاعل بنے گا۔

(۷۴) **أسماء الأفعال**: هُوَ كُلُّ اِسْمٍ بِمَعْنَى الْأَمْرِ وَالْمَاضِي نَحْوُ هَيْهَاتَ زَيْدٌ أَيْ بَعُدَ

ترجمہ: اسم فعل ہر وہ اسم ہے جو فعل ماضی یا امر کا معنی دیتا ہے۔ جیسے هَيْهَاتَ زَيْدٌ، بَعُدَ زَيْدٌ کے معنی میں ہے۔

(۷۵) **أسماء الأصوات**: هُوَ كُلُّ لَفْظٍ حُكِيَ بِهٖ صَوْتٌ كَغَاقٍ لِصَوْتِ الْغُرَابِ أَوْ صُوِّتَ بِهِ الْبَهَائِمُ كَنَخْ لِإِنَاخَةِ الْبَعِيْرِ

ترجمہ: ہر وہ لفظ جس سے کسی آواز کی حکایت کی جائے! یا اس کے ذریعے کسی جانور کو آواز دی جائے اسم صوت کہلاتا ہے، جیسے کوے کی آواز کے لئے غَاقٍ اور اونٹ بٹھانے کیلئے "نَخْ"۔

(۷۶) **أسماء الْكِنَايَات**: هِيَ أَسْمَاءٌ تَدُلُّ عَلٰى عَدَدٍ مُبْهَمٍ أو حَدِيْثٍ مُبْهَمٍ نَحْوُ كَمْ وَكَذَا وَ كَيْتَ وَذَيْتَ

ترجمہ: اسمائے کنایات وہ اسماء ہیں جو کسی مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کریں۔ جیسے كَمْ، كَذَا، كَيْتَ اور ذَيْتَ

(۷۷) **المعرفة**: اِسْمٌ وُضِعَ لِشَيْءٍ مُعَيَّنٍ نَحْوُ عُمَرُ

ترجمہ: اسم معرفہ وہ اسم ہے جسے کسی معین شے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے عُمَرُ

(۷۸) **النكرة**: اِسْمٌ وُضِعَ لِشَيْءٍ غَيْرِ مُعَيَّنٍ نَحْوُ كِتَاب

ترجمہ: اسم نکرہ وہ اسم ہے جو کسی غیر معین شے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے كِتَابٌ

(۷۹) **العَلَمُ**: مَا وُضِعَ لِشَيْءٍ مُعَيَّنٍ لَا يَتَنَاوَلُ غَيْرَهٗ بِوَضْعٍ وَاحِدٍ نَحْوُ زَيْد

ترجمہ: علم وہ ہے جسے کسی معین شی کے لئے وضع کیا جائے اور ایک وضع میں وہ دوسرے کو شامل نہ ہو جیسے زَيْدٌ

(۸۰) **أسماء العدد**: مَا وُضِعَ لِيَدُلَّ عَلٰى كَمِيَّةِ آحَادِ الْأَشْيَاءِ نَحْوُ مِائَةٍ، وأَلْفٍ

ترجمہ: اسمائے اعداد سے مراد وہ اسماء ہیں جو اشیاء کی تعداد پر دلالت کے لئے وضع کئے گئے ہوں۔ جیسے مِائَةٌ، أَلْفٌ

(۸۱) **المؤنث القیاسی**: مَا فِیهِ عَلَامَۃُ التَّأْنِیْثِ لَفْظًا أَوْ تَقْدِیْرًا کَحُبْلٰی وَ زَیْنَبَ

ترجمہ: مؤنث قیاسی وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت لفظی یا تقدیری طور پر پائی جائے۔ جیسے حُبْلٰی اور زَیْنَبُ

(۸۲) **علامات التانیث**: ثَلٰثٌ: اَلتَّاءُ کَطَلْحَۃَ وَالْاَلِفُ الْمَقْصُوْرَۃُ کَحُبْلٰی وَالْاَلِفُ الْمَمْدُوْدَۃُ کَحَمْرَاءَ

ترجمہ: علامات تانیث تین ہیں، تا جیسے: طَلْحَۃ، الف مقصورہ جیسے: حُبْلٰی، الف ممدودہ جیسے: حَمْرَاءُ

(۸۳) **المذکر**: مَا لَا تُوْجَدُ فِیهِ عَلَامَۃُ التَّأْنِیْثِ لَفْظًا أَوْ تَقْدِیْرًا نَحْوُ خَالِدٍ عَلَمًا لِلْمُذَکَّرِ

ترجمہ: مذکر وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت لفظی یا تقدیری طور پر نہ پائی جائے۔ جیسے خَالِدٌ جب کہ مذکر کا علم ہو۔

(۸۴) **والمؤنث الحقیقی**: ھُوَ مَا بِإِزَائِہٖ ذَکَرٌ مِنَ الْحَیَوَانِ کَامْرَأَۃٍ وَنَاقَۃٍ

ترجمہ: مؤنث حقیقی وہ مؤنث ہے جس کے مقابلہ میں نر جاندار ہو۔ جیسے اِمْرَأَۃٌ اور نَاقَۃٌ

(۸۵) **المؤنث اللفظی**: ھُوَ مَا بِخِلَافِہٖ کَظُلْمَۃٍ وَعَیْنٍ

ترجمہ: مؤنثِ لفظی وہ مؤنث ہے جو مؤنث حقیقی کے برعکس ہو (یعنی جس کے مقابلہ میں نر جاندار نہ ہو)۔ جیسے ظُلْمَۃٌ اور عَیْنٌ

(۸۶) **المثنی**: ھُوَاسْمٌ أُلْحِقَ بِآخِرِہٖ أَلِفٌ أَوْ یَاءٌ مَفْتُوْحٌ مَا قَبْلَھَا وَنُوْنٌ مَکْسُوْرَۃٌ لِیَدُلَّ عَلٰی أَنَّ مَعَہٗ اٰخَرَ مِثْلَہٗ نَحْوُ رَجُلَانِ وَرَجُلَیْنِ

ترجمہ: مثنی (تثنیہ) وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف یا یاء ماقبل مفتوح اور نونِ مکسورہ لاحق کر دیا گیا ہو تا کہ وہ اسم اس بات پر دلالت کرے کہ اس کے ساتھ اسی کے مثل ایک اور فرد بھی ہے۔ جیسے رَجُلَانِ

(۸۷) **المجموع**: اِسْمٌ دَلَّ عَلٰی آحَادٍ مَقْصُوْدَۃٍ بِحُرُوْفِ مُفْرَدِہٖ بِتَغَیُّرٍ مَّا نحو رِجَالٍ مِنْ رَجُلٍ

ترجمہ: جمع وہ اسم ہے جسے واحد کے حروف میں معمولی تبدیلی کر کے بنایا جائے اور وہ اپنے واحد سے مقصود فرد کے تعدُّد پر دلالت کرے۔ جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔

وضاحت: اس مثال میں رِجَال کو رَجُلٌ سے بنایا گیا ہے اور یہ رجل کے مقصود "مرد" کی کثرت پر دلالت کر رہا ہے

(۸۸) **الجمع المصحح**: ھُوَ مَالَمْ فِیهِ یَتَغَیَّرْ بِنَاءُ وَاحِدِہٖ نَحْوُ مُسْلِمُوْنَ

ترجمہ: جمع صحیح وہ جمع ہے جس میں اس کے واحد کی بناء تبدیل نہ ہو۔ جیسے مُسْلِمُوْنَ

(۸۹) **الجمع المکسر**: وَھُوَ مَا یَتَغَیَّرُ فِیهِ بِنَاءُ وَاحِدِہٖ نَحْوُ رِجَالٍ مِنْ رَجُلٍ

ترجمہ: جمع مکسر وہ جمع ہے جس میں اس کے واحد کی بناء تبدیل ہو۔ جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔

(۹۰) **جمع المذکر السالم**: وَھُوَ مَا أُلْحِقَ بِآخِرِہٖ وَاوٌ مَضْمُوْمٌ مَا قَبْلَھَا وَنُوْنٌ مَفْتُوْحَۃٌ کَمُسْلِمُوْنَ

أَوْ يَاءٌ مَكْسُوْرٌ مَا قَبْلَهَا وَنُوْنٌ كَذٰلِكَ لِيَدُلَّ عَلٰى أَنَّ مَعَهٗ أَكْثَرَ مِنْهُ نَحْوُ مُسْلِمِيْنَ

ترجمہ: جمع مذکر سالم وہ ہے جس کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم اور نونِ مفتوحہ.. یا.. یاء ماقبل مکسور اور نونِ مفتوحہ بڑھا دیا گیا ہوتا کہ وہ اسم یا یہ زیادتی اس بات پر دلالت کرے کہ اس کے ساتھ اس سے زیادہ افراد ہیں۔ جیسے مُسْلِمُوْنَ مُسْلِمِيْنَ

(۹۱) جمع القلة: وَهُوَ مَا يُطْلَقُ عَلَى الْعَشَرَةِ فَمَا دُوْنَهَا نَحْوُ أَقْوَال

ترجمہ: جمع قلت وہ ہے جس کا اطلاق دس یا اس سے کم افرد پر ہوتا ہے۔ جیسے أَقْوَالْ

(۹۲) المصدر: هُوَ اِسْمٌ يَدُلُّ عَلَى الْحَدَثِ فَقَطْ وَيُشْتَقُّ مِنْهُ الْأَفْعَالُ كَالضَّرْبِ

ترجمہ: مصدر وہ اسم ہے جو فقط حدث (یعنی معنیٰ مصدری مثلاً کھانا، پینا، سونا وغیرہ) پر دلالت کرے اور اس سے افعال مشتق ہوتے ہوں۔ جیسے ضَرْبٌ

وضاحت: اس مثال میں ضَرْبٌ فقط حدث یعنی مارنے کے معنیٰ پر دلالت کر رہا ہے، مارنے والے یا مارنے کے زمانے کا معنیٰ اس میں نہیں پایا جارہا ہے۔

(۹۳) اسم الفاعل: هُوَ اِسْمٌ مُشْتَقٌّ مِنْ فِعْلٍ لِيَدُلَّ عَلٰى مَنْ قَامَ بِهِ الْفِعْلُ بِمَعْنَى الْحُدُوْثِ كَضَارِبٍ

ترجمہ: اسم فاعل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہوتا ہے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل بطورِ حدوث (یعنی غیر ثبوتی طور پر) قائم ہے۔ جیسے ضَارِبٌ

(۹۴) اسم المفعول: هُوَ اِسْمٌ مُشْتَقٌّ مِنْ فِعْلٍ مُتَعَدٍّ لِيَدُلَّ عَلٰى مَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ الْفِعْلُ كَمَضْرُوْبٍ

ترجمہ: اسم مفعول وہ اسم ہے جو فعل متعدی سے مشتق ہوتا ہے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوتا ہے۔ جیسے مَضْرُوْبٌ

(۹۵) الصفة المشبهة: هُوَ اِسْمٌ مُشْتَقٌّ مِنْ فِعْلٍ لَازِمٍ لِيَدُلَّ عَلٰى مَنْ قَامَ بِهِ الْفِعْلُ بِمَعْنَى الثُّبُوْتِ كَحَسَنٍ

ترجمہ: صفت مشبہ وہ اسم ہے جو فعل لازم سے مشتق ہوتا ہے تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل بطورِ ثبوت (یعنی مستقل طور پر) قائم ہے۔ جیسے حَسَنٌ

(۹۶) اسم التفضيل: اِسْمٌ مُشْتَقٌّ مِنْ فِعْلٍ لِيَدُلَّ عَلَى الْمَوْصُوْفِ بِزِيَادَةٍ عَلٰى غَيْرِهٖ نَحْوُ زَيْدٌ أَفْضَلُ النَّاسِ

ترجمہ: اسم تفضیل وہ اسم ہے جو فعل سے اس لئے مشتق ہوتا ہے تاکہ موصوف میں معنیٰ کی غیر کے مقابلہ میں زیادتی پر دلالت کرے۔ جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ النَّاسِ

(۹۷) الفعل الماضي: هُوَ فِعْلٌ دَلَّ عَلٰى زَمَانٍ قَبْلَ زَمَانِكَ كَضَرَبَ

ترجمہ: فعل ماضی وہ فعل ہے جو گزشتہ زمانے پر دلالت کرے۔ جیسے ضَرَبَ

(۹۸) الفعل المضارع: هُوَ فِعْلٌ يَشْبَهُ الْإِسْمَ بِإِحْدٰى حُرُوْفِ اَتَيْنَ فِيْ أَوَّلِهٖ كَيَضْرِبُ

ترجمہ: فعل مضارع وہ فعل ہے جس کے شروع میں حروفِ اتین میں سے کوئی حرف ہو اور وہ اسم سے مشابہت رکھتا ہو ۔مثلاً يَضْرِبُ

وضاحت: فعل مضارع کی اسم سے مشابہت دو طرح کی ہوتی ہے، ایک: لفظی طور پر جیسے حرکات وسکنات، شروع میں لاحق ہونے والے لام تاکید اور تعداد حروف میں اسم سے مشابہت رکھنا اور دوسری: معنوی طور پر اس طرح کہ اسم فاعل کی طرح مضارع میں حال واستقبال کا معنیٰ پایا جاتا ہے۔

(۹۹) فعل الأمر: وَهُوَ صِيغَةٌ يُطْلَبُ بِهَا الْفِعْلُ مِنَ الْفَاعِلِ الْمُخَاطَبِ نَحْوُ اِضْرِبْ

ترجمہ: فعل امر وہ فعل ہے جس کے ذریعے مخاطب فاعل سے کسی کام کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ جیسے اِضْرِبْ

(۱۰۰) الفعل المتعدی: هُوَمَا يَتَوَقَّفُ فَهْمُ مَعْنَاهُ عَلٰى مُتَعَلِّقٍ غَيْرِ الْفَاعِلِ كَضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا

ترجمہ: فعلِ متعدی سے مراد وہ فعل ہے جس کے مفہوم کا سمجھنا فاعل کے علاوہ کسی دوسرے متعلق پر بھی موقوف ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا

(۱۰۱) الفعل اللَازِمُ: هُوَمَا لَا يَتَوَقَّفُ فَهْمُ مَعْنَاهُ عَلٰى مُتَعَلِّقٍ غَيْرِ الْفَاعِلِ كَقَعَدَزَيْدٌ

ترجمہ: فعل لازم وہ فعل ہے جس کے مفہوم کا سمجھنا فاعل کے علاوہ کسی دوسرے متعلق پر موقوف نہ ہو۔ جیسے قَعَدَ زَيْدٌ

(۱۰۲) الأفعال الناقصة: هِيَ أَفْعَالٌ وُضِعَتْ لِتَقْرِيْرِ الْفَاعِلِ عَلٰى صِفَةٍ غَيْرِ صِفَةِ مَصْدَرِهَا نَحْوُ كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا

ترجمہ: افعال ناقصہ وہ افعال ہیں جو اپنے مصادر کی صفت کے علاوہ کسی دوسری صفت کو اپنے فاعل کے لئے ثابت کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہیں۔ جیسے كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا

وضاحت: اس مثال میں كَانَ، صفتِ قیام کو اپنے فاعل زید کے لئے ثابت کر رہا ہے جو اس کے مصدر کی صفت کے علاوہ ہے۔

(۱۰۳) أفعال المقاربة: هِيَ أَفْعَالٌ وُضِعَتْ لِلدَّلَالَةِ عَلٰى دُنُوِّ الْخَبَرِ لِفَاعِلِهَا نَحْوُ عَسٰى زَيْدٌ أَنْ يَّقُوْمَ

ترجمہ: افعالِ مقاربہ وہ افعال ہیں جو خبر کے ان کے فاعل (اسم) سے قریب ہونے پر دلالت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں۔ جیسے عَسٰى زَيْدٌ أَنْ يَّقُوْمَ

وضاحت: اس مثال میں عَسٰى افعال مقاربہ میں سے ہے جو اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ زید کے لئے قیام کا وصف زمانہ قریب میں حاصل ہونے والا ہے۔

(۱۰۴) فعل التعجب: مَا وُضِعَ لِإِنْشَاءِ التَّعَجُّبِ نَحْوُ مَاأَحْسَنَ زَيْدًا

ترجمہ: فعل تعجب وہ فعل ہے جسے انشاء تعجب (یعنی تعجب کے اظہار) کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے مَا أَحْسَنَ زَيْدًا

(۱۰۵) افعال المدح والذم: مَا وُضِعَ لِإِنْشَاءِ مَدْحٍ أَوْ ذَمٍّ نحو نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ وَبِئْسَ الْمَرْءُ الْخَائِنُ

ترجمہ: افعال مدح وذم وہ افعال ہیں جنہیں کسی کی تعریف یا مذمت کے انشاء (یعنی اظہار) کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ

(۱۰۶) حروف الجر: هِيَ حُرُوْفٌ وُضِعَتْ لِإِفْضَاءِ الْفِعْلِ أَوْ شِبْهِهٖ أَوْ مَعْنَى الْفِعْلِ إِلٰى مَايَلِيْهِ نَحْوُ كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ

ترجمہ: حروف جر وہ حروف ہیں جو فعل، شبہ فعل یا معنیٰ فعل کو اپنے مدخول تک پہنچانے کے لئے وضع کئے گئے ہوں۔ جیسے كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ

وضاحت: اس مثال میں كَتَبْتُ کے معنی کو الْقَلَمُ تک پہنچانے کے لئے حرفِ جر 'ب' کو استعمال کیا گیا ہے۔

(۱۰۷) أم المتصلة: هِيَ أم الَّتِي يُسْأَلُ بِهَا عَنْ تَعْيِيْنِ أَحَدِ الْأَمْرَيْنِ وَالسَّائِلُ بِهَا يَعْلَمُ ثُبُوْتَ أَحَدِهِمَا مُبْهَمًا نَحْوُ أَزَيْدٌ عِنْدَكَ أَمْ عَمْرٌو

ترجمہ: ام متصلہ وہ ام ہے جس کے ساتھ دو چیزوں میں سے ایک کی تعیین کے بارے میں سوال کیا جائے اور سائل کو ان میں سے ایک کا ثبوت مبہم طور پر معلوم ہو۔ جیسے أَزَيْدٌ عِنْدَكَ أَمْ عَمْرٌو

وضاحت: اس مثال میں سائل زید یا عمرو میں سے کسی ایک کی مخاطب کے پاس موجودگی کا تعین کرنا چاہ رہا ہے اور اسے مبہم طور پر معلوم ہے کہ دونوں میں سے کوئی ایک زید کے پاس موجود ہے۔

(۱۰۸) أم المنقطعة: هِيَ مَاتَكُوْنُ بِمَعْنٰى بَلْ مَعَ الْهَمْزَةِ نَحْوُ إِنَّهَا لَإِبِلٌ أَمْ شَاةٌ

ترجمہ: ام منقطعہ وہ ام ہے جو ہمزہ کے ساتھ استعمال ہونے والے بل کے معنی میں ہوتا ہے۔ یعنی پہلے کلام سے اعراض ہوتا ہے اور دوسرے کلام میں شک ہوتا ہے۔ جیسے دور سے کوئی چیز دیکھ کر إِنَّهَا لَإِبِلٌ کہنا پھر شک کی کیفیت طاری ہونے پر یوں کہنا أَمْ شَاةٌ

(۱۰۹) حرف التوقع: مَا وُضِعَ لِتَقْرِيْبِ الْمَاضِيْ وَهُوَ قَدْ وَقَدْ تَجِيْءُ لِلتَّحْقِيْقِ وَالتَّقْلِيْلِ

ترجمہ: حرف توقع اُس حرف کو کہتے ہیں جو ماضی قریب کے لیے وضع کیا گیا ہو اور یہ تحقیق اور تقلیل کے لیے بھی آتا ہے۔

(۱۱۰) حروف الزيادة: وَهِيَ مَالَايَخْتَلُّ أَصْلُ الْمَعْنٰى بِدُوْنِهَا وَهِيَ (۱) إِنْ (۲) مَا (۳) أَنْ (٤) لَا (٥) مِنْ (٦) كَاف (٧) بَاء (٨) لَام.

ترجمہ: یہ وہ حروف ہیں جن کے نہ ہونے سے اصل معنی میں خلل واقع نہیں ہوتا۔

(۱۱۱) التنوين: نُوْنٌ سَاكِنَةٌ تَتْبَعُ حَرَكَةَ آخِرِ الْكَلِمَةِ لَا لِتَاكِيْدِ الْفِعْلِ نَحْوُ زَيْدٌ

ترجمہ: تنوین وہ نونِ ساکن ہے جو کلمہ میں آخری حرکت کے بعد آتا ہے اور یہ فعل کی تاکید کے لئے نہیں لایا جاتا۔

جیسے زَیْدٌ

وضاحت: زَیْدٌ کا تلفظ یوں ہے زَیْدُنْ اور اس کے آخر میں آنے والا نون تنوین کہلاتا ہے۔

(۱۱۲) التنوین للتمکن: هُوَ مَا یَدُلُّ عَلٰی أَنَّ الْإِسْمَ مُتَمَکِّنٌ فِيْ مُقْتَضَی الْإِسْمِيَّةِ أَيِ إِنَّهُ مُنْصَرِفٌ نَحْوُ زَیْدٌ وَرَجُلٌ

ترجمہ: تنوین تمکن وہ تنوین ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ یہ اسم اسمیت کے تقاضے میں راسخ ہے یعنی منصرف ہے ۔جیسے رَجُلٌ

(۱۱۳) التنوین للتنکیر: وَهُوَ مَا یَدُلُّ عَلٰی أَنَّ الْإِسْمَ نَکِرَةٌ نَحْوُ صَهٍ أَيْ اُسْکُتْ سُکُوْتًا مَّا فِيْ وَقْتٍ مَّا

ترجمہ: تنوین تنکیر وہ تنوین ہے جو کسی اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔جیسے صَہٍ یعنی تم کسی وقت خاموش رہا کرو۔

(۱۱۴) التنوین للعوض: هُوَ مَا یَکُوْنُ عِوَضًا عَنِ الْمُضَافِ إِلَیْهِ نَحْوُ حِیْنَئِذٍ أَيْ حِیْنَ إِذْ کَانَ کَذَا

ترجمہ: تنوین عوض وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ کے بدلے میں آتی ہے جیسے حِیْنَئِذٍ اصل میں حِیْنَ اِذْ کَانَ کَذَا تھا ۔

(۱۱۵) التنوین للمقابلة: وَهُوَ التَّنْوِیْنُ الَّذِي فِيْ جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ السَّالِمِ نَحْوُ مُسْلِمَاتٍ

ترجمہ: تنوین مقابلہ وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم میں ہوتی ہے۔جیسے مُسْلِمَاتٌ

(۱۱۶) التنوین للترنم: وَهُوَ الَّذِي یَلْحَقُ آخِرَ الْأَبْیَاتِ وَالْمَصَارِیْعِ کَقَوْلِ الشَّاعِرِ شِعْرٌ
أَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلُ وَالْعِتَابَنْ .:. وَقُوْلِي إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ

ترجمہ: تنوین ترنم وہ ہے جو اشعار اور مصرعوں کے آخر میں (ترنم کے لئے) آتی ہے۔جیسے
أَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلُ وَالْعِتَابَنْ .:. وَقُوْلِي إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ

(اے عاذلہ! مجھ پر عتاب اور ملامت کم کر اور اگر میں درست کام کروں تو کہہ اس نے ٹھیک کیا۔)

(۱۱۷) نون التاکید: هِيَ مَا وُضِعَتْ لِتَاکِیْدِ الْأَمْرِ وَالْمُضَارِعِ نَحْوُ لَیَضْرِبَنَّ

ترجمہ: نون تاکید وہ نون ہے جسے امر اور مضارع کی تاکید کے لئے وضع کیا گیا ہو۔جیسے لَیَضْرِبَنَّ

تمت بالخیر والحمد للہ رب العالمین